السلام علیکم!

(سوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین خطبہ جمعہ کے دوران
قرآن و حدیث کی روشنی میں بات چیت کرنا
یا چندہ برائے مسجد کرنا جائز ہے؟

کیونکہ ہماری جامع مسجد میں عین خطبہ شروع ہوتے ہی
مسجد کے دو ارکان تھیلی لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں
اور تمام خطبہ کے دوران چندہ اکھٹا کرتے ہیں اِس
دوران بہت سے احباب بڑا نوٹ دیکر واپسی کا تقاضا
بھی کرتے ہیں جسکی وجہ سے بات چیت کا سلسلہ کھل
جاتا ہے۔ مفتیان کرام سے گزارش ہے کہ ہمیشہ
اِس معاملے میں مکمل راہنمائی فرمائیں کہ آیا یہ
عمل درست ہے۔ اور اگر نہیں تو اِسکے لیئے فتویٰ
جاری فرمادیں

جزاکم اللہ خیرا

متعدد اصحاب
جامع مسجد

دار الافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

دورانِ خطبہ بات چیت کرنا یا چندہ جمع کرنا کرانا ہرگز جائز نہیں، شریعت میں اس سے منع آیا ہے، لہذا
مسئولہ صورت میں چندہ جمع کرنے کا جو طریقہ کار ہے، یہ جائز نہیں، اس سے بچنا ضروری ہے، تاہم بیان کے بعد
خطبہ سے قبل چندہ کرلیا جائے یا نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد مسجد کے دروازہ پر چندہ کے لئے انتظامیہ کے حضرات
کھڑے ہوں، اس طرح چندہ جمع کیا جائے۔ واللہ تعالی اعلم

إذا دخل أحدكم المسجد والإمام على المنبر فلا صلاة ولا كلام حتى يفرغ الإمام. "طب عن ابن عمر".

من تكلم يوم الجمعة والإمام يخطب فهو كالحمار يحمل أسفارا والذى يقول له: أنصت ليس له جمعة. "ش عن ابن عباس".

من قال لصاحبه يوم الجمعة: أنصت والإمام يخطب فقد لغا. "ش عن عبيد الله بن عبد الله مرسل".

لا يكلم أحدكم أخاه يوم الجمعة. "أبو عوانة عن جابر".

صدق أبى فإذا سمعت إمامك يتكلم فأنصت حتى يفرغ. خحم عن أبى الدرداء". (كنز العمال). والله تعالى اعلم

الجواب صحیح

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

بندہ محمود اشرف

مفتی بجامعۃ دار العلوم کراچی

۱۷-۳-۱۴۳۹ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹۳۴/۶۳

مفتی